REGD. NO: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ "ڈیلی الفضل" ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یوم جمعہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۰ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹؍ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی کچھ تکلیف رہی رات نیند آ گئی۔ اِس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

روس پچاس میگاٹن کے ایٹم بم کے تجربات بھی شروع کر رہا ہے

اس ایٹم بم کی طاقت ہیروشیما کو تباہ کرنے والے بم سے اڑھائی ہزار گنا زیادہ ہے

جنیوا ۱۹؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس حالیہ ایٹمی تجربات کے بعد ۵۰ میگاٹن کے بم کا تجربہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ واضح رہے کہ اس بم کی طاقت اس ایٹم بم سے اڑھائی ہزار گنا زیادہ ہے جو دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرایا گیا تھا۔ — جنیوا ایس ایٹمی تجربات پر پابندی کے مذاکرات میں حصہ لینے والے روسی نمائندے نے کہا ہے کہ کمیونسٹ ممالک کے خلاف امریکہ کی جنگی تیاریوں نے روس کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرے۔ اور ۵۰ میگاٹن کے بم کا تجربہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

حکومت امریکہ نے روس سے کہا کہ وہ پچاس میگاٹن طاقت کے ایٹم بم کا تجربہ نہ کرے۔ وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ دنیا بھر کے لوگ اس اپیل کی حمایت کریں گے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۵۷ء کے بعد امریکہ اس قسم کے بم تیار کرنے کے قابل ہو گیا تھا لیکن بم اس کی فوجی ضروریات کے لئے لازمی نہیں ہیں۔

امریکی نمائندے نے نیویارک میں جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کو بتایا ہے کہ روس کے حالیہ ایٹمی تجربات سے جتنی تابکاری پیدا ہوئی ہے۔ وہ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۵۸ء کے تمام ایٹمی تجربات سے زیادہ ہے۔

برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بھی ۵۰ میگاٹن کے ایٹم بم کے تجربہ کے فیصلہ کو قابل مذمت قرار دیا۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی علالت

لاہور ۱۹؍ اکتوبر۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تاحال بیمار رہیں۔ زخم سے جو مادہ رس کر نکل رہا تھا اسے معائنہ کے لئے پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ پر ایک خاص دوائی تیار کر کے استعمال کرائی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں زخم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مندمل ہو رہا ہے۔

احباب محترم شمس صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی میں عارضہ قلب کا ادارہ قائم کیا جائیگا

کراچی ۱۹؍ اکتوبر۔ پاکستانی اور غیر ملکی مخیر حضرات کی مدد سے عنقریب کراچی میں عارضہ قلب کے علاج اور ریسرچ کا ایک ادارہ قائم کیا جائے گا یہ ادارہ ایوب خاں ہارٹ فاؤنڈیشن قائم کریگا وزیر صحت جنرل برکی ادارے کے گورنروں کے بورڈ کے صدر ہوں گے۔

یورپ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کے وسیع امکانات موجود ہیں

کوپن ہیگن اور ہمبرگ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پریس کانفرنس سے خطاب

کوپن ہیگن — (ڈنمارک) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے کوپن ہیگن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ یورپ میں اشاعت اسلام کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ آپ نے پریس کانفرنس میں تعدد ازدواج، کوپن ہیگن میں مسجد کی تعمیر اور دیگر مختلف سوالات کے جواب دیتے ہوئے یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اس کے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اور اسلام کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو رہا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کا ایک انٹرویو بھی تصاویر کے ساتھ تین مختلف اخبارات میں شائع ہوا۔ ہمبرگ میں بھی آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس کا ذکر وہاں کے اخبارات نے نمایاں طور پر کیا۔

— پیرس ۱۹؍ اکتوبر۔ پیرس کی سڑکوں پر خونریز فسادات میں تین افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ گیارہ ہزار سے زیادہ الجزائری مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مڈل کا امتحان یکم فروری سے شروع ہو گا

لاہور ۱۹؍ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مڈل کا امتحان یکم فروری ۱۹۶۲ء سے شروع ہو گا لیٹ فیس کے بغیر (امتحان میں شرکت کی) درخواستوں کے فارم بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۴ اکتوبر تھی جو گزر چکی ہے۔ اب ۳۱ اکتوبر تک ۳ روپے کی لیٹ فیس کے ساتھ درخواستیں وصول کی جائیں گی اس تاریخ کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی کوئی درخواست وصول نہیں کی جائیگی۔

شمالی نائیجیریا کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۹؍ اکتوبر۔ پانچ ارکان پر مشتمل شمالی نائیجیریا کا ایک مشن الحاج ابوبکر امام چیئرمین پبلک سروس کمیشن کی زیر قیادت کراچی پہنچا یہ کمیشن ان ۱۸۴ پاکستانی امیدواروں سے انٹرویو کرے گا جنہیں شمالی نائیجیریا میں ملازمت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

خدام الاحمدیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع

ہر مجلس کی نمائندگی اجتماع میں ضروری ہے

انشاء اللہ العزیز ہمارا سالانہ اجتماع ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء سے شروع ہو رہا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں جملہ مجالس کے قائدین سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اجتماع میں خود ذاتی طور پر شامل ہونے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس موقعہ پر شامل ہونے کی تاکید کریں گے۔ جو مجالس بہت دور ہیں اور زیادہ خدام بھجوانے کی استطاعت نہیں رکھتیں۔ وہ بھی کم از کم ہر بیس خدام پر کم از کم ایک نمائندہ بھجوانے کا ضرور انتظام کریں۔ تاکہ ہم سب اپنے مرکز میں جمع ہو کر ایک دفعہ پھر روحانیت کو صیقل کر سکیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء

اس زمانے کے اہلِ علم حضرات اور صوفی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کی خرابیوں کی جہاں نشاندہی فرمائی۔ اور ان کا علاج بتایا ہے وہاں آپ نے زمانہ حال کے اہل علم حضرات اور جاہل صوفیوں کی قلعی بھی کھولی ہے۔ چنانچہ آپ اپنے رسالہ "فتح اسلام" صفحہ ۹ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں اس زمانہ میں یہ تمام بدیاں ظہور میں آگئی ہیں۔ حلال چیزوں کو شکر اور متشکرانہ فروتنی کے ساتھ استعمال نہیں کیا جاتا۔ حرام کے ارتکاب سے کوئی کراہت و نفرت باقی نہیں رہی۔ خدا تعالیٰ کے بزرگ حکم ٹھٹھوں کے رنگ میں ٹال دیئے جاتے ہیں۔ ... لیکن یہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ مگر دل میں اس معبود حقیقی کی محبت اور عظمت نہیں۔ منبروں پر بیٹھ کر بڑی رقت آمیز وعظ کرتے ہیں۔ مگر ان کے اندرونی کام اور ہیں۔ عجیب ہیں ان کی آنکھیں کہ باوجود ان کے دلوں کی سرکشی اور مفسدانہ ارادوں کے رونے کا بہت ملکہ رکھتی ہیں اور عجیب ہیں ان کی زبانیں کہ باوجود حق سے بیگانہ ہونے کے دلوں کی آشنائی کا دم بھرتی ہیں۔" (فتح اسلام صفحہ ۹)

پھر آپ نے حقیقی دینی کام اور موجودہ زمانہ کے شیوخ وغیرہ کے اعمال کا موازنہ ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کرکے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے تنکہ طریقہ جیسے زمانہ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہیں ہیں۔ جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے۔ اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بے شک عمدہ طریق ہے۔ مگر رسمی طور پر تکلف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجددیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اور فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھاوے گا اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الہیہ کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں۔ اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے۔ اور وہ ہر مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں۔ اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ بکلی مصفا کئے گئے اور بتمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔" (فتح اسلام صفحہ ۸)

ذیل میں ہم ہفت روزہ ایشیا سے دو اقتباسات درج کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ علماء اور صوفیوں کی آج کیا حالت ہے۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہو جائے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح اہل علم حضرات اور صوفیوں کے مرض پر انگلی رکھ کر بتا دیا تھا کہ خرابی کہاں کہاں ہے اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

"آپ کو ایسے کتنے "عالم دین" ملیں گے۔ جن کے سامنے اگر ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر کا ترجمہ "تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے۔ کر دیا جائے تو وہ اس پر دو گھنٹے بحث کریں گے کہ یہاں من "تبعیضیہ" نہیں بلکہ "بیانیہ" ہے۔ یعنی آیت کا صحیح ترجمہ تو یہ ہے کہ تم کو ایک گروہ بننا چاہیئے جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے۔ مگر ان حضرات کے ساتھ آپ چاہیں تو سالوں زندگی گذار دیں۔ آپ یہ نہ دیکھیں گے کہ ان کے اندر فی الواقع دعوت الی الخیر کی کوئی تڑپ پائی جاتی ہے۔ صلوٰۃ وسطیٰ کا ترجمہ اگر "بیچ کی نماز" یا عصر کی نماز" کر دیجئے تو آپ کے اوپر جہالت کا فتوےٰ صادر کر دیں گے۔ وہ اصرار کریں گے کہ قرآن میں جو صلوٰۃ وسطیٰ کا لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد بہترین نماز" ہے مگر ان کی اپنی نمازوں کو دیکھئے تو آپ کبھی نہ پائیں گے کہ وہ اپنی نماز کو "بہتر" بنانے کی جدوجہد کر رہے ہیں دوسروں پر تبلیغ کرتے ہوئے وہ نہایت جوش کے ساتھ اس واقعہ کو بیان کریں گے کہ

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو لے کر غزوہ بدر کے لئے نکلے۔ دوسری طرف مشرکین کا لشکر تھا۔ آپ نے فرمایا بڑھو ایک ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے۔ ایک انصاری عمیر بن حمام نے یہ سنا تو ان کی زبان سے بخ بخ کے الفاظ نکل گئے یعنی خوب! آپ نے فرمایا تم نے بخ بخ کیوں کہا؟ انہوں نے جواب دیا۔ خدا کی قسم صرف اس لئے کہ شاید میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں تم انہیں میں سے ہو۔ یہ سنکر انہوں نے اپنے برتن میں سے کچھ کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگے۔ پھر بولے ان کھجوروں کو کھانے کے لئے میں کب تک زندہ رہوں گا۔ انها لحيوة طويلة۔ یہ تو بڑی لمبی زندگی ہے یہ کہکر انہوں نے بقیہ کھجوریں ایک طرف ڈال دیں۔ اور جنگ میں کود پڑے اور لڑکر شہید ہو گئے" (مسلم) مگر خود ان مبلغین کا کیا حال ہے مذکورہ صحابی نے تو خدا تک پہونچنے کے شوق میں اپنی دانتی خوراک پھینک دی تھی — مگر یہ حضرات اپنے ذوق اور اپنی عادتوں کو بھی خدا کی خاطر پھینکنے کے لئے تیار نہیں۔ بدر کے میدان میں اسلام اور کفر کا جو معرکہ ہوا تھا۔ وہ آج ہر گلی اور ہر سڑک پر پوری شدت کے ساتھ جاری ہے مگر ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ وقت کے اس غزوے میں شرکت کے لئے اپنے موجودہ مفاد کو ترک کرنا تو درکنار مستقبل کی تمناؤں اور اپنی آنے والی پشتوں کے مفاد کو بھی خدا کے دین کے لئے خطرے میں ڈالنا گوارا نہیں کر سکتے"۔

(ایشیا لاہور ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۳)

"موجودہ پیری مریدی کی صورت حال یہ ہے کہ آج نہ صرف ہندو پاکستان بلکہ روئے زمین پر جتنے بھی پیری مریدی کے سلسلے پھیلے ہیں۔ ان میں ایک بھی پیر تو ایسا نہیں جو عالم ہو یا عمل ہو قرآن و حدیث کا ماہر ہو۔ اس کے برعکس عموماً تمام پیر اسلام سے جاہل مطلق ہیں کیسے کیسے جاہل ہیں پرلے درجے کے بدکردار ہیں الاماشاء اللہ زانی ہیں۔ شرابی ہیں ڈاڑھی منڈاتے ہیں بے نماز ہیں۔ اور آج اسلام کا جنازہ ان ہی پیروں اور مرشدوں کے کندھوں پر ہے۔ یہ بیعت صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ پیر و مرشد مریدوں کی عزتیں آبروئیں اور مال لوٹتے ہیں ہر سال مریدوں میں جائیں اور لاکھوں روپے اور عزتیں لوٹ لائیں۔ اگر غریب مرید ہے اور سالانہ دورہ پر غریب مرید کے پاس صرف ایک ہی گائے ہے۔ تو وہ بھی لوٹ کر لے آئیں۔ اقبال مرحوم نے کیا اچھا کہا۔

گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
اور مرید کو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی

مجھے میرا بچپن اچھی طرح یاد ہے پٹھان لوگ پیر پرست ہوتے ہیں۔ میرا گھرانا بھی اکثر پیر پرست تھا ایک دفعہ سال کو ہمارا پیر آیا۔ ہم پر وہ دن بڑی مشکلات کے تھے۔ حتی کہ میری فیس کے لئے بھی پیسے نہ تھے ہمارے گھر کا اثاثہ بڑے بڑے دیگچے تھے۔ پیر صاحب آئے اور سالانہ نذرانہ مانگا۔ والدین نے کہا کہ ہم تو اب کچھ دے نہیں سکتے۔ اس پیر نے بڑے دیگچے اٹھا لئے میں نے بغاوت کی۔ والدین نے ڈانٹ دیا۔ میں اوپر سے چپ رہ گیا مگر اندر سے باغی ہو گیا میں نے کہا امی جان! اس کی نہ ڈاڑھی ہے نہ نماز پڑھتا ہے۔ یہ کیسا پیر ہے۔ بہرحال میری آنکھوں کے سامنے میری دیگیں اٹھا کر لے گیا۔ دوسرے دن سنا کہ ہمارے محلہ کی ایک خوبصورت دوشیزہ کو بھی ساتھ لے گیا۔ اور میں نے مزدوری کر کے اپنی فیس داخل کی اور تعلیم جاری رکھی۔

اب میں پچاس برس سے دیکھ رہا ہوں کہ نہ صرف ہندو پاکستان بلکہ تمام اسلامی ممالک میں جہاں جہاں بھی پیر ہیں ان کا یہی حال ہے۔ اور میں ایک ایک سے مل آیا ہوں۔ بغداد کے شیخ عبد القادر کا گھرانا کہلانے والے پیروں کی عورتیں بالکل یورپ کی طرح ننگی ہوں۔ اور عام تفریح گاہوں میں جاکر وہ کام کر رہی ہیں جو یورپ کی میم صاحبات کر رہی ہیں۔ عاقل را اشارہ کافیست۔ سو میں سے ۹۹ ڈاڑھی منڈے بے نماز۔ زانی۔ شرابی اور حد درجہ کے بدکردار، مریدوں کو لوٹ کر داد عیش دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں میں پاکستان کے دربار داتا گنج بخش کے پیروں کا حال تو اخبارات میں آ ہی چکا ہے"۔

(ایشیا ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر بغرض اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دین اسلام ہے۔ جس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہونگا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دونگا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا۔ اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے کلام پاک میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کریگا" (فتح اسلام)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ایک

سالانہ اجتماع سے خطاب

اپنے اندر سچا ایمان پیہم عمل اور راستبازی کی عادت پیدا کرو

جس طرح مذہب اور کفر جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح مذہب اور جھوٹ بھی کبھی جمع نہیں ہو سکتے

فرمودہ ۲۱ اکتوبر سنہ بمقام ربوہ
(قسط ۲)

میں ہمیشہ دیکھتا ہوں

کہ اکثر لوگ ایمان کے یہ معنے سمجھتے ہیں کہ وہ ان الفاظ کو دہرا دیں جو کلمہ میں پائے جاتے ہیں یعنی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ یہ کوئی لمبا فقرہ نہیں کوئی لمبی سورت اور کتاب نہیں۔ جس کو کوئی ہندو سکھ یا عیسائی یاد نہ رکھ سکے بلکہ یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جس کو ایک ہندو ایک عیسائی۔ ایک سکھ۔ ایک زردشتی یا شنتوازم کا قائل بھی ایک دو منٹ کے بعد دوہرا سکتا ہے پس اگر اس میں کوئی جادو ہے اور یہی الفاظ انسان کو کچھ کا کچھ بنا دینے کے قابل ہیں تو ہزاروں ہزار منکرین اسلام جو قرآن مجید کو محض اس کی تکذیب کرنے کے لئے پڑھتے ہیں وہ بھی مسلمان ہو جاتے۔ لیکن حال یہ ہے کہ ہزاروں ہزار اشخاص نے ہزارہا دفعہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ پڑھا۔ اور وہ پھر بھی کافر کے کافر رہے بلکہ وہ ان لوگوں سے زیادہ کافر تھے جنہوں نے اسے بغیر پڑھے رد کیا۔ کیونکہ ان لوگوں نے کلمہ کے الفاظ کو پڑھ کر اور اس کا مفہوم سمجھ کر اس کو رد کیا جبکہ دوسروں نے اسے بغیر پڑھے رد کر دیا۔ پس ایمان کلمہ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ ان باتوں کو یاد رکھنے اور ان پر عمل کرنے کا نام ہے جو اس میں بیان کی گئی ہیں۔

اور اس یقین کا نام ہے

جو عمل پیدا کرتا ہے اور اس قوت محرکہ کا نام ہے جو عقیدہ کو عمل کی صورت میں تبدیل کرتی چلی جاتی ہے اس کی مثال کے طور پر میں بیلنا پیش کرتا ہوں۔ بیلنا اس چیز کا نام ہے جس میں گنے پیلے جاتے ہیں اور ان سے رس نکالی جاتی ہے۔ خالی بیلنا مفید نہیں ہو سکتا۔ اگر بیلنے لگا دئیے جائیں اور ان کو خالی چلاتے رہیں تو ملک کو نہ رس ملے گی اور نہ شکر۔ بیلنے سے رس اس وقت پیدا ہوگی جب اس میں گنے ڈالے جائیں گے۔ اور پھر اس رس سے شکر بنائی جائے گی۔ پس کلمہ کے الفاظ پر خالی یقین کر لینے کی مثال آپ وہ بیلنا سمجھ لیں جس میں گنے نہ ڈالے جائیں۔ اور قوتِ محرکہ ایسی ہی ہے جیسے بیلنے میں گنے ڈال کر اسے حرکت دی جاتی ہے۔ جس طرح بیلنے کے اندر ایک ایسی مشین ہے جو گنے کو حرکت دیتی ہے۔ اور اس سے رس نکلتی ہے اسی طرح عقیدہ کے اندر جب تک قوتِ محرکہ نہ پائی جائے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کلمہ کے الفاظ کو خالی ماننا کوئی مفید چیز نہیں۔ کلمہ کے الفاظ کو اس حد تک ماننا چاہیئے کہ وہ انسان کے اندر حرکت کر کے نئے اعمال پیدا کر دے اور اسی وقت اسے ایمان کہتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ صرف عقیدہ ہے۔ ایمان نہیں۔

عقیدہ کا لفظ

عربی میں اس بات کو کہتے ہیں جس کو ہم مانتے ہیں اور ایمان کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب ہم اس سے فائدہ حاصل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایمان کے معنے ہیں۔ امن دینا فائدہ اور راحت پہنچانا اور یہ ظاہر ہے کہ محض عقیدہ سے دنیا میں امن قائم نہیں ہوتا۔ دنیا میں امن ان اعمال سے پیدا ہوتا ہے جو ہم عقیدہ کے نتیجہ میں بجا لاتے ہیں گویا ایمان عقیدہ اور قوتِ محرکہ کے مجموعہ کا نام ہے۔ جب عقیدہ اتنا پختہ ہو جاتا ہے کہ انسان اپنے اندر اس کے ذریعہ تبدیلی پیدا کرے تو اس کو مومن کہتے ہیں۔

جہاں تک عقیدہ کا سوال ہے

دنیا میں ہزاروں ان پڑھ لوگ بھی ایسے ملیں گے جو کہیں گے کہ اللہ ایک ہے اور محمد رسول اللہؐ اس کے رسول ہیں۔ گاؤں کی ایک بڑھیا عورت سے بھی پوچھو تو وہ کہے گی یہ بات سچ ہے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ بعض اوقات یہ لوگ مر بھی جائیں گے مگر یہی کہیں گے کہ یہ بات سچ ہے لیکن باوجود اس کے وہ اسلام کی اشاعت کے لئے کوئی فکر اور کوئی تدبیر نہیں کر رہے ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر عقیدہ تو ہوتا ہے ایمان نہیں ہوتا وہ یہ تو مانتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں لیکن یہ ماننے کا مقام اتنا ترقی نہیں کرتا کہ یہ بات ان کے فکر عقل اور جذبات کا ایک حصہ بن جائے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک سفید رنگ کا آدمی کالا کپڑا اوڑھ لے اب وہ کالا کپڑا اوڑھ لینے سے کالا نہیں بن جاتا ہاں وہ دور سے ایک کالی چیز نظر آتا ہے لیکن ایک کالے رنگ کا آدمی ہو تو جہاں تک جلد کا تعلق ہوتا ہے وہ اندر سے بھی کالا ہوتا ہے اور باہر سے بھی کالا ہوتا ہے یا مثلاً سیاہی جسم پر مل لینے کی وجہ سے کوئی شخص کالا نہیں ہو جاتا وہ تو صرف کوٹنگ ہوگی یہ عقیدہ کی مثال ہے لیکن ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چیز واقع میں سیاہ ہو کوئی چیز واقع میں سفید ہو کوئی چیز واقع میں سرخ ہو کوئی چیز واقع میں زرد رنگ کی ہو۔

غرض احمدیت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ ایمان ہے عقیدہ اس کا ایک حصہ ہے یعنی ایمان دو چیزوں کا نام ہے اور وہ عقیدہ اور قوت محرکہ ہیں اور عقیدہ ایک چیز کا نام ہے یعنی کسی چیز کو سچا سمجھنا۔ پھر ایک شخص میں کام کا جوش ہوتا ہے ایک میں نہیں یعنی عقیدہ اور قوت محرکہ الگ الگ بھی پائی جاتی ہیں۔ ہزاروں ہزار آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں لیکن ان میں قوت محرکہ نہیں پائی جاتی اسی طرح ہزاروں ہزار آدمی ایسے ہوتے ہیں جن میں عقیدہ نہیں پایا جاتا صرف قوت محرکہ پائی جاتی ہے وہ کام کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے گویا عقیدہ مقصد پر دلالت کرتا ہے اور ایمان مقصد اور اس کے مطابق عمل پر دلالت کرتا ہے دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو مقصد رکھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے اور دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو عمل کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد نہیں رکھتے۔ لیکن مومن وہ ہے جو

مقصد اور عمل

دونوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مؤرخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

دوسری چیز

جو احمدیت میں داخل ہو کر انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیے وہ عمل ہے ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں قوت محرکہ عمل میں آجاتی ہے۔ مثلاً بیلنا ہے۔ بیلنے میں اگر گنا ڈالا جائے جو قوت محرکہ کا قائم مقام ہے اور پھر بیلنا حرکت کرے تو اس سے رس ٹپکنے لگتی ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر جب عقیدہ پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ بھی پیدا ہوتی ہے تو قوت محرکہ مقصد کے ساتھ مل کر رس پیدا کرتی ہے۔ جس طرح بیلنا ہو مگر اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو بیلنے کو حرکت دینے سے رس نہیں ٹپکتی۔ اسی طرح اگر صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہو قوت محرکہ نہ ہو تو اس سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طرح بیلنے کو جب تک حرکت نہ دی جائے اور اس میں گنا نہ ڈالا جائے انسان رس حاصل نہیں کر سکتا۔ رس نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیلنا میں گنے ڈالے اور پھر اُسے حرکت دے۔ اسی طرح جب کوئی مقصد معیّن ہوتا ہے اور پھر انسان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہئیے اور پھر انسان وہ کام کرنے لگ جائے تو اس کو عمل کہتے ہیں۔

عمل کے بغیر

بھی انسان صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے بتایا ہے کہ خالی بیلنا حرکت کرتا رہے اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو رس حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح عقیدہ ہو لیکن قوت محرکہ صحیح طور پر کام نہ کرے تو ایمان بیکار ہے۔ اسی طرح اگر عمل ہو ایمان نہ ہو تو وہ عمل بھی بیکار ہے اس کا کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں ہوگا۔ یورپ والے کتنا عمل کر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ عمل ایمان کے تابع نہیں اس لئے وہ روحانیت سے دور ہیں۔

در اصل

عمل ایمان کا لباس ہے

اور ایمان مخفی چیز ہے۔ جب ہم لباس کو دیکھتے ہیں تو اس سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کے پیچھے کوئی آدمی ہے۔ فرض کرو دور سے کوئی آدمی آرہا ہے ہم اس کے کپڑے دیکھتے ہیں تو ان کپڑوں سے سمجھ لیتے ہیں کہ وہ کوئی آدمی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ محض کپڑے ہی ہوتے ہیں کوئی آدمی وہاں نہیں ہوتا جیسے کوئی کپڑے دھو کر سکھانے کے لئے دیوار یا کسی درخت پر لٹکا دے۔ لیکن عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جب کپڑے نظر آئیں تو ان سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی آدمی ہے اگر کوئی قمیص ہل رہی ہے اور ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ دیکھو وہ کوئی آدمی آرہا ہے تو وہ اسے جھٹلائے گا نہیں۔ یہ نہیں کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ دس لاکھ میں سے نو لاکھ ۹۹ ہزار نوسو ننانوے حالات میں وہ آدمی ہوتا ہے خالی قمیص نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی کبھی خالی قمیص بھی لٹکی ہوئی ہوتی ہے اور یہ استثنائی چیز ہے۔ ورنہ عام حالات میں قمیص اور آدمی دونوں اکٹھے ہوں گے۔

اسی طرح جب عمل نہیں ہوگا ہم ایمان کو نہیں مانیں گے۔ اور عمل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوتا عمل گواہی دیتا ہے ایمان پر اور ایمان پیدا کرتا ہے عمل کو

تیسری چیز

جو احمدیت میں داخل ہونے والے کیلئے اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے وہ راست بازی ہے یہ خلق بھی کام کے لئے ایک اصولی خلق ہے۔ راست بازی اپنی ذات میں ایک طبعی چیز ہے مثلاً کوئی شخص آپ کے سامنے بوٹ رکھے اور کہے کہ یہ کیا ہے تو آپ کہیں گے یہ بوٹ ہے۔ اور اگر وہ شخص یہ کہے کہ تم اسے بوٹ نہ کہو۔ تو تم کہو گے اور کیا کہوں یہ ہے ہی بوٹ۔ غرض راست بازی ایک طبعی چیز ہے اور انسان مجبور ہوتا ہے کہ وہ سچ کہے۔ لیکن جب مصلحتاً وہ اُسے بدلنا چاہتا ہے تو وہ ایک غیر طبعی چیز بن جاتی ہے۔ راست بازی مذہبی چیز نہیں

راست بازی انسان کا طبعی حصہ ہے

جب تم سچ بولنے سے انکار کرتے ہو تو گویا فطرت کا انکار کرتے ہو۔ راست بازی کس چیز کا نام ہے۔ فرض کرو تمہارے سامنے پہاڑ کا ایک ٹیلہ ہے تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ ایک گدھا ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ ریل ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ لنڈن ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ نیویارک ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ دہلی ہے تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ دریا ہے تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ ایک خیمہ ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ یہ ایک خادم ہے جو پہرہ دے رہا ہے تم یہ سب کچھ کہہ سکتے ہو لیکن جو شخص تمہاری سازش میں شریک نہیں ہوگا اُسے جب تم کہو گے کہ یہ پہاڑی ہے تو وہ کہے گا ٹھیک ہے لیکن جب تم کہو گے یہ خیمہ ہے تو وہ کہیگا یہ جھوٹ ہے تم پاگل ہوگئے ہو جب تم کہو گے یہ لنڈن ہے تو وہ کہے گا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگر تم کہو گے کہ یہ نیویارک ہے تو وہ کہے گا۔ پاگلخانہ میں جاکر دماغ کا علاج کراؤ۔ غرض جھوٹ یا سازش میں جو شریک نہ ہو اس کے سامنے جب کسی چیز کا وہ نام لو جو اس کا اصلی نام نہیں تو تین صورتیں ہوں گی یا تو وہ کہے گا یہ تمسخر کر رہا ہے یا کہے گا۔ کہنے والا احمق ہے یا کہے گا یہ جھوٹ ہے۔ ان تین حالتوں کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ غرض راست بازی ایک طبعی خلق ہے اور

اس کی علامت یہ ہے

کہ جب کسی کے سامنے تم ایک چیز کا وہی نام لوگے جو اس کا اصلی نام ہے تو وہ اس کی تصدیق کرے گا۔ اور جب کوئی اور نام لوگے تو وہ تمہاری تکذیب کرے گا۔ تم اپنی بیوی بیٹے ماں باپ اور بھائی کے سامنے بھی کوئی اور نام لے کر انہیں یقین دلانے کی کوشش کروگے تو وہ تمہاری تکذیب کریں گے۔ تم اگر اپنے بچہ کے سامنے بھی اس پہاڑی کے متعلق یہ کہو گے کہ کراچی سے ایک خادم آیا ہے اور وہ پہرہ دے رہا ہے تو وہ کہے گا۔ باپ مذاق کر رہا ہے تم اگر زیادہ زور دوگے تو ہو سکتا ہے وہ مان جائیں اور کہیں زیادہ زور دیا تو کہیں جنون بڑھ نہ جائے۔ پس راست بازی باہر سے نہیں آتی۔ بلکہ انسان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ باہر سے اسے مٹایا جاتا ہے۔ مثلاً تم اپنے کسی دوست سے مذاق کرنا چاہتے ہو۔ تم ایک بانس پر شلوار اور قمیص لٹکا کر کہو گے کہ یہ آدمی کھڑا ہے تو یہ بات باہر سے پیدا ہوئی ہے۔ تمہارا دل یہ کہہ رہا ہوگا کہ یہ ایک بانس ہے اور اس پر شلوار اور قمیص لٹکائی ہوئی ہے۔

راست بازی جہاں ایک فطری اور طبعی خلق ہے وہاں

دین کو بھی اس کی ضرورت ہوتی ہے

قطع نظر اس کے کہ راست بازی چھوڑ کر تم آدمیت کے دائرہ سے نکل جاتے ہو۔ کیونکہ آدمی نام ہے دل کا۔ آدمی اس فیصلہ کا نام نہیں جو تم طبعی حالات پیدا کرتے ہو۔ آدمی نام ہے ان صحیح جذبات اور صحیح افکار کا جو انسان کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ آدمی نام ہے صحیح عزائم اور صحیح ارادوں کا۔ جو انسان کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحیح جذبات۔ صحیح افکار اور صحیح عزائم اور صحیح ارادوں کے خلاف تمہاری ظاہری اغراض اور خارجی ضرورتیں تمہیں کوئی اور بات کہنے پر مجبور کرتی ہیں تو وہ غیر طبعی چیز بن جاتی ہے راست بازی نہیں رہتی۔ مگر جہاں آکر آدمیت کا تعلق ہوتا ہے تم اسے کچل رہے ہوتے ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی راست بازی کی مذہب کو بھی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ

مذہب خود ایک سچائی ہے

اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا ایک نام حق بھی ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ ایک ایسی چیز ہے جو خلاف واقع نہیں بلکہ وہ اسی طرح ہے جس طرح کہا گیا ہے اور خدا تعالےٰ وہ بات کہتا ہے جو راست ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ پہاڑ کو دریا نہیں کہتا اور نہ دریا کو پہاڑ کہتا ہے۔ وہ پہاڑ کو پہاڑ اور دریا کو دریا کہتا ہے وہ آدمی کو جنگل نہیں کہتا اور نہ جنگل کو آدمی کہتا ہے۔ وہ آدمی کو آدمی اور جنگل کو جنگل کہتا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والی چیز راست اور درست ہوتی ہے اور چونکہ

مذہب راست بازی ہے

اس لئے جو اس پر عمل کرے گا وہ راست باز ہوگا بازی کے معنے ہیں عمل کرنا۔ کھیلنا۔ بازی فارسی کا ایک لفظ ہے اور اس کے معنے کھیلنے کے ہوتے ہیں۔ اور راست بازی کے معنے ہیں راستی کے ساتھ کھیلنا۔ سچائی پیش کرنا۔ سچائی کو مقصود قرار دے دینا۔ گویا انسان جس طرف بھی حرکت کرے اس کا مقصود راستی ہو۔ جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص دولت میں کھیل رہا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے ارد گرد دولت ہی دولت ہے۔ اسی طرح راست بازی کے معنے یہ ہیں کہ سچائی اس کے ارد گرد جلوہ گر ہوتی ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے دلائل۔ تعلیمات اور عقائد

مومن کی مدد اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے

خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

"کان حقًا علینا نصر المومنین" "مومن کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے"

(سورہ روم رکوع ۵)

جن مخلصین نے تحریک جدید کے وعدے کر رکھے ہیں۔ لیکن ابھی تک پورے نہیں کر سکے وہ خدا تعالےٰ پر یقین رکھتے ہوئے اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھیں۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں ایفاء عہد کی توفیق بخشے گا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ اس لئے جو شخص ان کے مطابق اپنی زندگی بنا لیتا ہے۔ وہ راست باز ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص راست باز نہ رہے تو وہ ان احکام کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اپنا نہیں سکتا۔ وہ انہیں

اپنی زندگی کا مقصد

قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ امر محال ہے کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ اور وہ جھوٹ کا عادی بھی ہو۔ گویا دوسرے لفظوں میں مذہب نام ہے راست بازی کا۔ اور سچا مذہب نام ہے اس بات کا کہ وہ تمہارے سونے جاگنے اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے پر بلکہ تمہاری ہر حرکت پر حاوی ہو۔ وہ تمہاری ہر شعبہ زندگی میں راہ نمائی کرتا ہو۔ اور اگر مذہب نام ہے راست بازی کا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ مذہب پر چلنے والا شخص سچائی کو اپنے ہر شعبہ زندگی میں داخل کرتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص جھوٹ کا عادی ہو گیا۔ تو اسکے یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ جہاں بھی جھوٹ بولے گا مذہب کو پرے دھکیل دیگا۔ مثلاً تمہارا ایک دوست ہے۔ اسے یہ علم نہیں کہ تم چور ہو۔ تمہیں علم ہے کہ اگر اسے پتہ لگ گیا کہ تم چور ہو۔ تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ تم اگر دونو اکٹھے جا رہے ہو۔ اور تمہیں پتہ لگتا ہے کہ رستہ میں مال پڑا ہے اور تم اسے چرانا چاہتے ہو۔ تو تم اس دوست کو اس کا علم نہ ہونے دو گے۔ بلکہ کوئی بہانہ بنا کر اس سے الگ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ دوست تمہارے رستہ میں حائل ہوگا۔ پس اگر مذہب کا نام راستی ہے۔ اور تمہیں ذرا بھی جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ تو تم جہاں بھی جھوٹ کی طرف مائل ہو گے۔ وہاں تم مذہب چھوڑنے پر مجبور ہو جاؤ گے پس

جھوٹ اور مذہب دونو الگ الگ چیزیں ہیں

اور دونو ایک وقت میں نہیں چل سکتے۔ چونکہ مذہب ایک سچا دوست ہے۔ وہ دنیا میں تمہیں پارگذار تا اور اگلے جہاں میں تمہیں جنت میں لے جاتا ہے وہ ایک ایسا دوست ہے جو تمہارے ساتھ چوری فریب اور لوٹ میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے یا تو تم اس کے ساتھ فریب کر رہے ہو گے اور یا تم اسے چھوڑ دو گے تا وہ تمہیں چوری اور دوسرے خلاف شریعت امور سے باز نہ رکھ سکے۔ پس راستبازی جہاں انسانیت کا تقاضا ہے۔ وہاں وہ مذہب کا تقاضا بھی ہے۔ مذہب اور جھوٹ اس طرح جمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح کفر اور مذہب دونو جمع نہیں ہو سکتے

یہ تین باتیں ہیں

جو میں نے تم سے کہی ہیں۔ اجتماع کے دوران میں جوں جوں موقع نکلے گا۔ میں یہاں آؤں گا۔ اور کچھ باتیں بھی کہوں گا مگر یہ خوب یاد رکھنا کہ جب تم مجھے دیکھو میرے ارد گرد جمع نہ ہونا۔ کیونکہ اس طرح مٹی اڑے گی۔ اور میری کھانسی اور بڑھ جائے گی۔ اور اس صورت میں میں باوجود خواہش کے

اجتماع

میں شریک نہ ہو سکوں گا۔

محترمہ سیدہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت سید فضل شاہ صاحب رضؓ کی وفات

از محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ

سیدہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت سید فضل شاہ صاحب ۱۵/۱۶ اکتوبر کو درمیانی شب کے آخری حصہ میں بعمر ۸۲ سال لاہور میں اپنے بیٹے ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب کے ہاں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ اپنے شوہر حضرت سید فضل شاہ صاحب جو کہ ابتدائی صحابہ میں سے تھے کی دینی لحاظ سے سچی زوجہ تھیں۔ سید فضل شاہ صاحب کا صحابہ کی ۳۱۳ والی فہرست میں دو سو چالیسواں نمبر ہے۔ حضرت شاہ صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی حضرت سید ناصر شاہ صاحبؓ مرحوم ۳۱۳ صحابہ مسیح موعود میں شامل ہیں۔ آپ کا نام ۲۳۹ پر مذکور ہے۔ ان دونوں بزرگوں کی اور دونوں کی ازدواج کی نیکی کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان چاروں افراد نے بیک وقت ابتدائی وقت میں وصیت کی اور ایک ہی فارم پر وصیت نامہ تحریر ہوا۔ اور حصہ جائیداد بھی بصورت نقد روپیہ کے تحریر وصیت کے ساتھ ہی ادا کر دیا تھا۔ احتیاط اور تقوے کا یہ عالم تھا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوڑھنے والے لحافہ کی قیمت کا بھی دسواں حصہ وصیت کی رقم میں شامل کر دیا تھا۔ آج سیدہ سکینہ بی بی صاحبہ پر سکون حالت میں اپنے رب اعلیٰ کی طرف انتقال فرما گئیں ہیں ؎

عروسی بود نوبت ماتمت　　اگر برنکوئی بود خاتمت

سیدہ مرحومہ نے وفات کا وہی دن پایا جو سیدہ حضرت اماں جان کو ملا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو سیدہ ام المومنین کے قرب میں مقبرہ بہشتی میں جگہ عطا فرمائی ہے۔

امید ہے اگلے جہان میں بھی قرب نصیب رہے گا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ پر اور آپ کے خاوند پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی اولاد پر فضل فرمائے۔ اور ان کے ایمان اور نیک اعمال میں ترقی دے اور انجام بخیر فرمائے۔

وصیت کی اہمیت

”وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍ مئی ۱۹۲۶ء میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

”وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اسکے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ...... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں میں قربانی اور ایثار کے جذبات پیدا کرے۔ اور ہم اسکے قرب کو حاصل کر سکیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں“ — بہت ہیں جو اس پیمانہ سے اپنے ایمانوں کو نہیں ناپتے اور بہت ہیں جو اس آئینہ میں اپنی ایمانی شکل دیکھنے سے پس و پیش کر رہے ہیں ایسے احباب کو وصیت کرنے کے لئے جلدی کرنی چاہیئے۔ دنیا ایک عذاب کے دہانے پر کھڑی ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریک وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے ھذا ما وعد الرحمٰن و صدق المرسلون والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ“

خدا کرے کہ جماعت کا کوئی فرد بھی حضور کے حکم سے سرتابی کرنے والا نہ ہو اور ہر فرد مخلص اور ایثار پیشہ ہو اور اپنے اموال کو خدمت دین کے لئے وصیت کے ذریعہ پیش کرے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

ولادت

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ یکم اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب ونگ کمانڈر ریٹائرڈ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم سید حبیب شاہ صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

۵۵۴۔ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب — ۶۳—۰۰
۵۵۵۔ دکانداران دارالرحمت وسطی و شرقی ربوہ بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب — ۱۱—۶۷
۵۵۶۔ احباب جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن لاہور بذریعہ مکرم چوہدری نور احمد خان صاحب — ۶—۰۰
۵۵۷۔ احباب جماعت احمدیہ ڈھاکہ بذریعہ مکرم محمد سلیمان صاحب — ۷—۰۰
۵۵۸۔ احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم محمد اکرم صاحب — ۸—۱۲
۵۵۹۔ ایک غیر از جماعت دوست بذریعہ مکرم ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی بھیرہ — ۱۰۰—۰۰
۵۶۰۔ احباب جماعت احمدیہ اکال گڑھ بذریعہ مکرم فیض الرحمٰن صاحب — ۱۱—۰۴
۵۶۱۔ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی بذریعہ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ — ۴۰—۰۰
۵۶۲۔ مکرم ٹھیکیدار عبدالستار صاحب بدر فلور ملز ربوہ — ۱۰—۰۰
۵۶۳۔ ″ قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے میرپور آزاد کشمیر — ۵—۰۰
۵۶۴۔ احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب — ۲۳—۰۰
۵۶۵۔ مکرم عبدالشکور صاحب جاوید طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ — ۲—۰۰
۵۶۶۔ ″ غلام رسول صاحب کھٹی ٹبی سرروڈ سندھ — ۱۰—۰۰
۵۶۷۔ ″ مرزا محمد خاں صاحب بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید۔ ربوہ — ۱۰—۰۰
۵۶۸۔ ″ چوہدری بشیر احمد صاحب سٹور کیپر محکمہ بجلی — ۵—۵۰

مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست ۳۰

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کو احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ھل جزاء الاحسان الّا الاحسان۔

۱۵۶۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ منجانب والدہ ماجدہ حسین بی بی صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰—۰۰
۱۵۷۔ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب و ملک ظفر الحق صاحب شیخوپورہ شہر منجانب والدہ ماجدہ عائشہ بی بی صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰—۰۰
۱۵۸۔ مکرم مشتاق احمد صاحب ظفر آباد ٹونگا سندھ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰—۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اخبار الفضل کے متعلق حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کا ارشاد

"الفضل ہمارے سلسلہ کا بڑا اہم آرگن ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے .... دوستوں کو چاہیئے کہ الفضل کی اشاعت کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ مرکز کا آرگن اگر پہنچتا رہے تو مرکز سے تعلق قائم رہتا ہے۔" — حضور کے اس فرمان کی روشنی میں عام مخلص احباب سے درخواست ہے کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کماحقہ کوشش فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

"حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!!"

(از مکرم ناظم صاحب ارشاد۔ وقف جدید)

احباب جماعت پر یہ امر تو روشن ہی ہے کہ اپنے رب کے حضور محض مالی قربانیاں پیش کرنے سے ہم اپنی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے علاوہ اپنی زندگی کے تمام لمحات بھی اُس کے دین کی خدمت کے بھینٹ چڑھا دیں۔ تاکہ ہم اس کی غیر منقطع رضا کے وارث بن سکیں۔

مختلف جماعتوں کی طرف سے کثرت کے ساتھ دیہاتی تربیت کے لئے ٹھوس عالم۔ متقی۔ صاحب الرائے۔ واقفین کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ مگر وقف میں نام پیش کرنے والوں کی موجودہ رفتار اس مطالبہ کو کماحقہٗ پورا کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ پس اس وقت کثرت کے ساتھ ایسے واقفین کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم اتنا دینی علم ضرور رکھتے ہوں کہ دیہاتی جماعتوں کی احسن رنگ میں تربیت فرما سکیں۔

یہ کام نہایت مشکل ہے اور عظیم قربانی کو چاہتا ہے۔ اسلئے مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ رضائے الہٰی کے حصول کے لئے آگے بڑھیں اور زمانہ وقف کی اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری سعی فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدا کی راہ میں قربانی کرنیوالوں کے نام ہمیشہ زندہ رہینگے

نوجوانوں کی عظیم الشان ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہر نوجوان یہ سمجھ لے کہ یہ کام کسی اور نے نہیں کرنا بلکہ میں نے ہی کرنا ہے اور اس کی سب سے بڑی ذمہ داری مجھ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر نوجوان اس عظیم الشان ذمہ داری کو سمجھ لیں گے تو یقیناً ہم ایک نہایت مضبوط ریزرو فنڈ قائم کر سکیں گے۔ پھر نئے دور کے بعد نئے مجاہدین پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ جو اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کے قابل ہوں گے اور یہ سلسلہ اسی طرح قیامت تک جاری رہے گا۔"

"اگر نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے۔ تو تھوڑے ہی دنوں میں ان کی تعداد دس بیس ہزار تک پہنچ جائیگی۔ اور پھر یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جائے گی"

پس مبارک ہے وہ شخص جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر عملاً لبیک کہہ کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اظہار تشکر

جناب ملک صاحب خاں نون صاحب سرگودھا کے رؤسا میں سے ہیں اور جب سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں قربانی کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو اپنے افضال سے نوازے حال ہی میں جماعت احمدیہ چھنیاں کی جو ایک نئی جماعت ہے مسجد کے لئے نلکہ کی ضرورت تھی محترم ملک صاحب کو اسبات کا علم ہوا تو آپ نے فوراً خرچ کا اندازہ لگوایا اور نلکہ لگوا دیا میں جماعت کے افراد کی طرف سے ملک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اور محترم ملک صاحب کو ہمیشہ اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

منظور احمد شاکر بی اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھنیاں نزد ربوہ

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے عہدیداران

نئے سال ۶۲-۱۹۶۱ء کیلئے مجلس عربی کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا گیا ہے۔

صدر۔ اعجاز الحق قریشی۔ نائب صدر — رشید احمد جاوید۔
سیکرٹری۔ عطاء المجیب راشد۔ جائنٹ سیکرٹری لطف الرحمان
اسسٹنٹ سیکرٹری سعید احمد

(نگران اعلیٰ مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

پتہ مطلوب ہے — خوشی محمد صاحب ولد غلام محمد صاحب ورائچ عمر ۷۰ سال حال ہیڈ چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ سابقہ ساکن شادیوال ضلع گجرات کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (صوفی احمد دین چک ۱۸ ہیڈ ضلع شیخوپورہ)

آئندہ ماہ کمشنروں کی کانفرنس میں زرعی اصلاحات کا جائزہ لیا جائیگا

بقایاجات کی وصولی۔ انہار اور مال کے محکموں کو یکجا کرنے کی تجاویز بھی زیر غور آئینگی

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ بورڈ آف ریونیو کے ارکان اور کمشنروں کی کانفرنس یہاں ۱۰ اور گیارہ نومبر کو ہو گی۔ اس میں زرعی نظام کی مختلف اصلاحات کا جائزہ لینے کے علاوہ بھاری رقوم بقایاجات کی وصولی کے مسائل پر غور کیا جائے گا۔

پتہ چلا ہے کہ کمشنروں کی اس کانفرنس میں اس امر پر بھی تبادلۂ افکار ہو گا کہ بیراجوں کے علاقہ میں زمین کی آباد کاری کے دوران جو مشکلات کاشتکاروں کو پیش آتی ہیں ان کا حل کیا ہے اس کے علاوہ صوبہ میں ذاتی ملکیت کے افتادہ رقبوں کو کس طرح زیر کاشت لایا جا سکتا ہے سابق صوبہ سندھ میں اشتمال اراضی اور بٹیداری سسٹم رائج کرنے کی گنجائش کس حد تک ہے اور صوبہ کے مختلف ڈویژنوں میں لاکھوں روپے مالیہ آبیانہ تقاوی وغیرہ کے بقایاجات کی وصولی کی رفتار کو تیز کیونکر کیا جا سکتا ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق اس کانفرنس میں زرعی نظام کار کے سلسلہ میں اس تجویز پر بھی غور کیا جائے گا کہ محکمہ انہار اور محکمہ مال کے عملہ کو یکجا کر دیا جائے کیونکہ اس طرح وصولی کا کام بہتر ہو جائے گا۔ اور دو مختلف ایجنسیوں کے تحت ایک ہی نوعیت کے فرائض پر جو زائد اخراجات ہوتے ہیں ان میں بچت ہو جائے گی۔ ازیں بیشتر اس مسئلہ پر چند بار غور کیا جا چکا ہے۔ لیکن کوئی قطعی پالیسی وضع نہیں کی گئی۔

ہیمرشولڈ کے طیارے کو مار گرایا گیا تھا

نیویارک ۱۸ اکتوبر۔ ایک امریکی ہفت روزہ [illegible] نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل آنجہانی ہیمرشولڈ جس طیارے کے تباہ ہونے سے ہلاک ہوئے تھے اسے حادثہ پیش نہیں آیا تھا۔

اخبار نے لکھا ہے کہ طیارے کے حادثہ کی تحقیقات کرنے والی مختلف کمیٹیوں نے اس بات کا ثبوت جمع کر لیا ہے کہ اس طیارے کو مار گرایا گیا تھا۔

کانگو کے متعلق اقوام متحدہ کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۷ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی کانگو سے متعلق مشاورتی کمیٹی کا آج خفیہ اجلاس ہوا۔ جس میں اقوام متحدہ اور حکومت کاٹنگا میں قیدیوں کے تبادلہ اور بعض مقامات سے فوجی دستے ہٹانے کے بارے میں سمجھوتہ پر غور کیا گیا۔ اس اجلاس میں ان ملکوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ جن کے فوجی دستے اقوام متحدہ کے پرچم تلے کانگو میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

کل رات الزبتھ ویل سے موصولہ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ کاٹنگا کے صدر شومبے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ جب تک مشاورتی کمیٹی اس معاہدے کو منظور نہیں کرے گی۔ میں اقوام متحدہ کے قیدیوں کو رہا نہیں کروں گا۔ اقوام متحدہ کے قیدیوں میں آئرلینڈ کے ۱۸۴۔ اٹلی کے پانچ۔ سویڈن کا ایک اور ناروے کا ایک باشندہ شامل ہے ایک اندازے کے مطابق اقوام متحدہ کے پاس کاٹنگا کے [illegible] قیدی ہیں۔ اس معاہدے کی شرائط میں الزبتھ ویل کے پوسٹ آفس۔ ریڈیو سٹیشن اور لیڈو ہوٹل سے اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کی واپسی شامل ہے۔

صدر ناصر اس ہفتے اپنی کابینہ میں اہم ردوبدل کرینگے

”رجعت پسند ہماری صفوں میں داخل ہوگئے تھے“ صدر ناصر کا اعلان

قاہرہ ۱۸ اکتوبر۔ صدر جمال عبدالناصر نے شام کی حالیہ بغاوت کے بعد آج ایک طویل تقریر میں اپنی کابینہ میں اہم ردوبدل کی نشاندہی کی ہے۔ صدر ناصر نے اپنی تقریر میں ان کوتاہیوں اور لغزشوں کا بھی ذکر کیا جو شام کی متحدہ عرب جمہوریہ سے علیحدگی کا موجب ہوئی ہیں۔ مبصرین نے صدر ناصر کی اس تقریر کو ”اپنے افعال و اعمال کا محاسبہ“ قرار دیا ہے:۔

صدر ناصر نے قصر جمہوریہ سے اپنی ۷۵ منٹ کی تقریر میں مناصب عہدوں کے لئے صحیح ”افراد“ اور نیشنل یونین کی از سر نو تنظیم کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ہر مرد عورت اور بچے کو مرکز انقلاب بننا چاہیئے۔

صدر ناصر نے اپنی تقریر میں واضح طور پر یہ نہیں بتایا کہ کابینہ میں ردوبدل کب کیا جا رہا ہے قاہرہ میں یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ حکومت عوام کی اقتصادی حالت سدھارنے کے لئے خاص اقدامات کا اعلان کرے گی لیکن صدر ناصر کی تقریر میں اس ضمن میں کچھ بھی نہیں کہا گیا۔

مبصرین کے نزدیک صدر ناصر کی تقریر ”ایک ہارے ہوئے جرنیل کا نعرہ تھا۔ ایک ایسا جرنیل جو اپنی بچی کھچی فوج کو یکجا کر رہا ہو“۔ صدر ناصر نے اپنی تقریر میں کہا ”مصر کی تاریخ میں ایک نازک مرحلہ آگیا ہے۔ ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔ یا تو ہم خاموش کھڑے حالات کے دھارے کو اپنا رخ بدلتے دیکھتے رہیں یا پھر ہم محسوس کریں کہ کیا ہو رہا ہے اور پھر پورے عزم کے ساتھ آگے بڑھیں“۔ آپ نے کہا میں نے اپنی راہ منتخب کر لی ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس فیصلہ کن اور نازک مرحلہ میں آپ میرے ساتھ رہیں۔ میں نے انقلاب کو زندگی کی ایک نئی شکل دینے کا فیصلہ کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ ہر یونیورسٹی کالج، فیکٹری، ٹریڈ یونین اور سوسائٹی اس تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے ایک انقلابی مرکز بن جائے۔

صدر ناصر نے ان کوتاہیوں اور غلطیوں کا بھی ذکر کیا جو شام کی متحدہ عرب جمہوریہ سے علیحدگی کا باعث بنیں۔ آپ نے کہا ”ہماری اولین غلطی یہ تھی کہ ہم نے رجعت پسندوں سے اپنے اختلافات نظر انداز کر دئے۔ ہم نے مصالحانہ روش اختیار کی۔ لیکن وہ سامراجیوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف سازشیں کرتے رہے۔

جدید قسم کے چھوٹے کارخانے قائم کرکے اعلیٰ معیار کا مال تیار کیا جائے

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ پاکستان کے ادارہ معیارات کے ڈائریکٹر مسٹر ایم۔ آر۔ چودھری نے جدید قسم کے چھوٹے کارخانے قائم کرنے اور اعلیٰ معیار کا مال تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

ایشیائی پیداواری ادارہ کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگر کوئی چھوٹا صنعت کار بڑے صنعت کار کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ چھوٹا صنعت کار اپنی توجہ اور کوشش چند اشیا تک محدود رکھے اور انہیں وسیع پیمانے پر تیار کرے۔ پاکستان کے ایک ممبر مسٹر شفقت علی نے اپنے مقالہ میں کہا کہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو قریباً ان تمام سہولتوں سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جو صنعت میں سرمایہ کاری کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ درمیانہ اور بڑے پیمانہ کی صنعتوں کو ٹیکس کی سہولتیں دی گئی ہیں۔ لیکن چھوٹے پیمانہ کی صنعتیں اس سے محروم ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو اب تک صرف یہ رعایت دی گئی تھی کہ جو کارخانے سالانہ پچیس ہزار روپیہ مالیت کا مال تیار کرتے ہیں ان سے بکری ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ اعانت بھی واپس لے لی گئی ہے اور صرف چند خاص صنعتوں کو بکری ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

مسٹر شفقت علی نے مزید کہا اگرچہ بڑی اور متوسط[illegible]م صنعتوں کے لئے زمین کا انتظام کیا جاتا ہے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو اب تک ان اعانات سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ چھوٹے پیمانہ پر کاروبار میں صرف ایک شخص یا ایک ہی خاندان کے افراد کا سرمایہ لگا ہوتا ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اس طرح قائم کردہ کارخانے کو جدید نہیں بنایا جا سکتا یا اس میں توسیع نہیں کی جا سکتی۔

مشرقی اور مغربی پاکستان میں مکمل اتحاد کی ضرورت ہے

ڈھاکہ میں صدر ایوب کا اعلان

ڈھاکہ ۱۹ اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے باشندوں میں زیادہ اتحاد و یگانگت کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ پاکستان جو اس وقت ترقی کی راہ پر گامزن ہے زیادہ طاقتور اور خوشحال بن سکے۔ آپ نے کہا اگر پاکستان کا کوئی حصہ اس سے الگ ہوگیا تو پاکستان نہ صرف کمزور ہو جائے گا بلکہ اپنی آزادی بھی کھو بیٹھے گا۔

صدر نے آؤٹر سٹیڈیم میں ایک عظیم جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے دونوں حصوں کے نمائندوں کو مل بیٹھ کر اپنے مسائل حل کرنے اور ایسے طریقے معلوم کرنے چاہئیں جن سے دونوں حصوں کے باشندے متحد ہو کر زندگی گزارنے کے لئے آپس میں تعاون کر سکیں۔ آپ نے لوگوں کو خبردار کیا کہ اگر پاکستان کا کوئی بھی حصہ ایک دوسرے سے الگ ہوگیا تو پاکستان کمزور رہ جائے گا اور اپنی آزادی کھو بیٹھے گا علاوہ ازیں پاکستانی عوام کی جانوں اور املاک کو خطرہ لاحق ہو جائے گا آپ نے کہا اگر یہ خطرناک اقدام کیا گیا تو سب سے پہلے مشرقی پاکستان اپنی آزادی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا آپ نے کہا پاکستان دشمنوں میں گھرا ہوا ہے اور معمولی سی غلطی بھی پاکستانی عوام کے اتحاد و اتفاق کو ختم کر دے گی۔ صدر نے کہا اجتماعی امور میں مشرقی پاکستان کے باشندوں کے حقوق مغربی پاکستان کے باشندوں کے مساوی ہے۔

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق بزرگان سلسلہ اور دوسرے پچاس احباب کے بہترین مضامین کا مرقع ہے۔ جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:-

" الفرقان کا میر صاحب نمبر نہایت کامیاب دلآویز نمبر ہے اور جماعت کیلئے بے حد مفید اور قابل مبارکباد ہے۔" صفحے ۱۳۲ قیمت خاص نمبر ڈیڑھ روپیہ الفرقان کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے نئے خریدار ان کو اسی رقم میں خاص نمبر بھی مل سکتا ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴